

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



قیمتی نصائح

عید الاضحی ۱۴۲۳ھ کے دن حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندی دی دامت برکاتہم و عمت فیوضہم لے مسجد حضرت شاہ علامہ تجیر رائے بربیلی میں بعد مغرب طالبین و سالکین کے لیے کلمات عالیہ اور "قیمتی نصائح" ارشاد فرمائے جو شرخس کیلئے فائدہ مند اور یہ راہ عمل ہے۔ ٹیپ ریکارڈ سے نقل کر کے اس کو پڑھنے ناظرین کیا جا رہے۔

محمد صینی ندوی

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم ۲۵۸ گارڈن ایسٹ لندن بریسٹ چرک کراچی ۱۹۷۰ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ان باتوں کا خیال رکھیں تو پوری زندگی عبادت میں داخل جائے گی

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی نوری

حضرت لے فرمایا :

چند باتیں جو تقریر کے طور پر ہیں یہ مذکوٰی خاص تجھیق ہے، نہ علمی مضمون ہے، بلکہ ایک عملی ضابطہ کے طور پر ان بھائیوں کے کھنپ رجوئے ہوئے ہیں، ترجمان اور نمائندہ ہیں بھائی عبد الواحد الجزايري نے کہا اپنے رفقاء کے لیے کہ کچھ ان سے کہر دیکھئے۔ جس پر عمل کریں جس سے روحانی ترقی کر سکیں۔ اللہ سے تعلق بڑی چیز ہے، دین سے تعلق پیدا ہو، اس میں دو بیان ایم باتیں ہیں جو عملی ہیں، روزمرہ کی میں، بتاتے ہیں۔

ایک چیز جس سے لوگ بہت غافل ہیں وہ تصحیح نیت ہے۔ اپنے کام کرتے ہیں اور اس میں اللہ کی رضاکی نیت اور استھنا نہیں ہوتا۔ ذہن اس کے لیے تیار نہیں ہوتا کہ یہ کام کیوں کر رہے ہیں عادتاً کہ بے میں یا عبادۃ کر رہے ہیں، اس کو حدیث کی اصطلاح میں ایمان اور احتساب کہتے ہیں، مثلاً حدیث میں آتا ہے۔ " من حسام رمضان ایماناً و احتساباً غفلہ ما

تقدیم من ذنبہ ۲ جو رمضان کے روزے رکھے ائمہ کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اور اس کے اجر و ثواب کی لائیج میں ۳ یہ ترجمہ حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کا کیا ہوئے۔ ہم حدیث پڑھاتے ہیں، ۴ احمد رحمہ اللہ علیہ و ہم نے حدیث پڑھانی، بخاری شریف بھی پڑھانی، مگر اتنا اچھا ترجمہ نہیں کر سکتے تھے۔ مولانا الیاس صاحبؒ کی زبان سے منا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے، ائمہ کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اور اس کے اجر و ثواب کی لائیج میں توبہ گناہ معاف ہو گئے حالانکہ رمضان کے روزے جو ہیں وہ ہیں ہی اللہ کی رضا کے لیے، اور مسلمان اس کے حکم کی تجمل میں رکھتا ہے

کتب علیکم الصیام کما اکتب علی الذین من قبلکم
سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے اور سب جانتے ہیں کہ رمضان کے روزے فرض ہیں تو فرض سمجھ کر نہیں لیکن اس میں ذہن تیار ہو کر سبم ائمہ کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے کہ ائمہ نے وعدہ کیا ہے روزے کا اجر ہیں دوں گا اور اس کے جو فضائل حدیث میں آئے ہیں وہ بست زیادہ ہیں۔ ۵ عمل ابن ادم کے اور ہر روزہ میرے لیے ہے اس کا بدلہ میں دوں گا، خیال میں بھی نہیں کروزہ کسی اور کے لیے رکھا جائے گا، ایک لطیفہ ذہن میں آگیا۔ اتفاق ہے کہ یہاں یہ ابو بکر بھی موجود ہیں جو ہمارے بھائی ہیں، الکھنڈر ڈیلوی اسٹیشن سے نشروع نے کے لیے ہماری تقریر ریکارڈ ہوئی اسی رمضان کے فضائل کے متعلق نیانیاریڈیو اسٹیشن فلم ہوا تھا۔ سہمئے تقریر ریکارڈ کراڈی اور سرم بلج پستان کے سفر پر چلے گئے، لاہور کو ٹسٹ اور سرم کو ٹسٹ میں تھے۔ ہاں کے ایک بڑے فوجی افسر جو مسلمان تھے۔

شاید باتسہری کے طرف کے تھے۔ انہوں نے افطار کی دعوت کی۔ ہم تھے
 اور مولانا منظور صاحب تھے اور روزے کا پسادن تھا۔اتفاق سے اسی دن
 ریڈیو سے ہماری تقریر شہرِ فی تھی اور اتحی بھائی ابو بکر صاحب نے پڑھی تھی۔
 ہم چونکہ پلے گئے تھے اس لیے ان کے سپرد کی گئی انہوں نے پڑھی، وہ فوجی افسر
 جو مسلمان تھے کہنے لگا، ہم آپ کی تقریر میں کر آئے ہیں، بڑی اچھی تقریر آپ
 نے کی، بڑی اچھی اچھی کام کی بتائیں آپ نے کیں، ایک بات اس میں لوگوں کے
 روزہ کھولنے میں جو مرا آتا ہے اس کا آپ نے ذکر نہیں کیا اور میں روزہ رکھتا
 ہی اسی لیے ہوں گیوں کا افطار میں جو مرا آتا ہے، وہ کسی دعوت میں، نہ کسی
 کھانے میں مرا آتا ہے (معلوم ہوا کہ وہ ٹھیکست میں دین پر پورا القین نہیں رکھتے
 ہیں)، مسلمان میں روزہ رکھتے ہیں تو انہوں نے اپنی زبان سے کہا یا کہ ہم روزہ
 اس لیے رکھتے ہیں کہ روزہ کھولنے میں جو مرا آتا ہے وہ اور کسی چیز میں نہیں آتا۔
 تو ایک چیز تو یہ ہے اس سے بہت غفلت ہے اور اس سے غفلت
 کی وجہ سے ہم بہت بڑے ثواب سے محروم ہیں اور روحانی ترقی سے بھی کہ ہم جو
 بھی کام کریں اتنا کی رضا کے لیے کریں اس پر اللہ تعالیٰ نے اس ثواب کا وعدہ کیا
 ہے۔ یہاں تک کہ وہ بھی غفلت میں ہو جاتا ہے، حالانکہ حدیث میں آتا ہے،
 جب آدمی خنکرتا ہے، یا تھدھوتا ہے تو اس کے سب گناہ جو باخہ سے کئے ہوں
 وہ سب کے سب اس کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ دھل جاتے
 ہیں اور جب کل کرتا ہے تو زبان سے جو گناہ ہوئے ہیں وہ سب معاف ہو جاتے
 ہیں اس کے ساتھ پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ

حضرت مولانا ایساں صاحب فرمایا کرتے تھے، ہنود ہوتے وقت
یقین ہو کر ان کے اعضا کے دلتنے کے ساتھ ان سے جو گناہ ہوئے ہیں وہ
سب دھل گئے۔

مسجد میں جانا، نماز کے انتظار میں بیٹھنا یہ سب عبادتیں ہیں ان کے
علاوہ کسی مسلمان بھائی سے خوش ہو کر بولنا اس کے ساتھ اخلاق برداشتیں تک
کہانا کہا ناکہ اس میں بھی یہ نیت ہو کہ ہم کہانا کھا رہے ہیں، اس لیے کھا رہے
ہیں کہ ہم میں وقت آئے، نماز پڑھیں، حضرت سید احمد شہید کی ایک بات
کتاب میں ہم لے دیکھی طبی حرمت انگریز ہے کہا روا لیا، اللہ کی بات ہے،
فرملے لے گئے جب سے ہوش بن ہالا ہے (جب سے سوچ بوجھ ہوئی ہے) اُس
وقت تک (پتہ نہیں کس عمر میں بات کی تھی۔ تین سو سو کی عمر میں یا چھین
برس کی عمر میں اور چھپا لیں گے) برس کی عمر میں ہوئی (شہادت ہوئی) کوئی کام نہ
طبعیہ میں بھی ایسا نہیں کیا۔ مثلاً سونا چاہدی، کپڑا پستنا، کہانا کھانا، کسی سے
ملنا، کہیں جانا جس میں اللہ تعالیٰ کے اجر و ثواب کی نیت نہ رہی ہو۔

تو ایک یہ ولایت کا راستہ ہے۔ جس کو ہم بتا رہے ہیں۔ اللہ ہمیں بھی
 توفیق دے کر جو کام ہم کریں اس پر ذہن کا استھنار رکھیں اور اکثر چیزوں پر
اجر و ثواب کا دعوہ ہے، مسلمان بھائی سے بہنس کر بولنا، خوش ہو کر بولنا،
محبت سے بات کرنا، کسی کی مدد کر دینا، راستے سے کانٹا یا کوئی مشکوک والی چیز
ہو ہٹا دینا، کسی کو راستہ بتا دینا، کسی کے بیان عیادت کے لیے جانا ان میں
اجر و ثواب کی امید ہے، ایمان و احتساب ہے، یعنی خدا کے وعدوں پر یقین اور

ثواب کی امید ہے، اگر یہ کریں گے تو پوری زندگی عبادت میں مُصل جائے گی، پوری زندگی عبادت نہیں عبادت بن جائے گی، اور یہ بات ذہن کوتاژہ کرنے اور کچھ کچھ عرصہ بعد ذرا اس سبق کو یاد کر لینے، دھر لینے کی تزورت ہے اور اس میں کوئی مشکل نہیں ہے، اب تمہال یہ ہو گیا ہے، "دشمن کرنا" نماز کے انتشار میں ہی ہے سب..... اور یہ عیم ملنے لوگ جا رہے ہیں۔ سب عادتاً سماجا ہے ہیں کہ وہ کہیں گے کہ جائے یا انہیں آئے ہم سے ناراض ہیں یہ سب کیا ہے۔ اگر یہ نیت کریں کہ عیم ملنے اس لیے وہاں جائے ہیں اور ہمارے مسلمان بسلمی خوش ہوں گے، فلاں صاحب فلاں دوست خوش ہوں گے کچھ بیچھے کراللہ کی یاد کریں گے۔ میں یہ بھی مسلمان سے ملنا اور سلام کرنا ثواب ہے تو کلمے میں بھی، ملنے میں بھی، ملاقات، ملاقات سب میں نیت ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ کسی کتاب، کام طالع، سب سے بہتر کتاب ان میں ہے "زلالمعاد فی بدی خیر العباد" ابن قیمؓ کی بیعنی آخرت کی زادۂ اثر کے رسول صلی اللہ علیہ والسلام کے طریقہ کے مطابق، اثر کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا طریقہ کیا تھا۔ کس طرح آپ نماز پڑھتے تھے، کس طرح روز رکھتے تھے، کس طرح عبادات، معاملات، خرائض، اور کس طرح آپ کھانا کھاتے تھے، شرمند میں اثر کا نام لیتے تھے، شکر کرتے تھے، اور اس طرح بیٹھتے تھے کیا آداب ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی کتابیں "حال البد منہ" "فاضل شناء اللہ صاحب پانی پتی کی، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کی کتابیں میں، حضرت شیخ الحدیث کی کتابیں میں، ہماری کتاب "دستور دیا"

ہے تو انہیں دیکھا بانے، پڑھا جائے۔ سب دیکھیں کہ کون سا کام کس طرح
حضور مصلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اسی طرح کرنے کی کوشش کی جائے۔

ایک بات تو یہ ہوئی اور باتیں تو پتند ہی کتنا ہیں

تیسرا بات یہ ہے کہ کچھ فجر سے پہلے لشتن کی کوشش کی جائے۔
چار ہی رکعت ہوں، دو دور کعت کر کے پڑھیں۔ وہ وقت اللہ تعالیٰ کی حمت
متوجہ ہوئے کابت، ہمچنان سی دو دور کعت پڑھے۔ اللہ توفیق دے تو اُنہوں
رکعت جو ستوں ہیں درتہ چار ہی رکعت پڑھئے اور اس کے بعد کچھ ذکر
استفار کریں۔ اس پر تمام اور یا، اللہ کا التغاق ہے۔

اور تمام طرق جو تصوف کے طریقے میں، اور صاحبین کا وحیتی نسلیں
امست کی گذری ہیں سب کا اس پر التفاوت ہے کہ وہ وقت بلا قیمتی ہے۔
اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول کا وقت ہے، دعاوں کی قبولیت کا وقت ہے۔
تحوڑی سی اس کی عادیت ڈال لیں تھوڑا سافر قریٹتا ہے۔ زیادہ فرق نہیں فریق
کر لیجئے کہ صبح سادق تین نج کہنیں ۱۵ منٹ پر بجوری پتے۔ اب لوگ ہیں۔
ساطھے تین بجے اٹھ جائے ہیں، چار بجے چار بجے اٹھ بلتے ہیں تو تین بجے
اٹھ جائیں، تین نج کردس منٹ پر اٹھ جائیں، اور جلدی جلدی وضو کر کے دو
دور کعت کر کے نماز پڑھ لیں اور پھر دعا کر لیں اور پھر دعا کر لیں اپنے یہ تمام
مسلمانوں کے لیے اسلام کے غلبہ کے لیے، حسن نمامد کے لیے اور جو بھی یاد ہو اور
ایک تسبیح درود شریف کی، ایک تسبیح تیسرے کلمہ کی، ایک تسبیح استفار
کی ہو جانے تو اور ہی اچھا ہے۔

یہ میں چیزیں ہیں اور باتیں یہ کہ بزرگوں کے حالات پڑھتے جائیں، اس کا
بڑا اثر پڑتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین عظام اور پھر بڑے طرے مشائخ اور بڑے
بڑے اولیاء ہوئے، شیخ عبد القادر جیلانی، امام شیرازی، خواجہ معین الدین حشمتی،
خواجہ نظام الدین اولیاء، حضرت مجدد الف ثانی، پھر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب
پھر حضرت سید احمد شہید صاحب، شاہ اسماعیل شہید، حضرت حولانا شاد فضل
فضل الرحمن گنج مراد آبادی وغیرہ اور کتابیں جو اردو میں بھی ہیں، عربی میں بھی ہیں
ان کا مطالعہ کریں۔ اور دینی چیزوں کا احترام بہت بڑی چیز ہے۔ اور بہت
مزدور ہے۔ اس میں کمی ہو گئی ہے یعنی مساجد کا احترام، قرآن مجید کا احترام علماء
کا احترام، اوز سلما نوں کا احترام، اسلام کا احترام، حدیث کا احترام، ختم ہو گیا
ہے، عبادات بھی بڑھ گئیں، دعوت و تبلیغ بھی بڑھ گئی۔ مگر احترام کم ہو گیا ہے
اس احترام کا بھی خیال کریں، اس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوتی ہے۔
وَهُنَّ يَعْظِمُونَ شَعَارَ الْبَلَاءِ فَلَمَّا هُنَّ يَهْوَحُونَ يَقُولُونَ بِـ۔ جو اللہ کی
نشانیوں کا احترام کسے گا وہ قلوب کے تقویت کی بات ہے۔

یہ دو چار باتیں ہیں، ایک قویہ کو تصویح نیت کا خیال کریں جو کام عادہ
کرتے ہیں اب ذرا ذہن حاضر کر کے کریں کہ صرف فادت نہیں بلکہ اس
میں ثواب ہے، کوئی آئے اس سے ہنس کر مل ہے ہیں، خوش ہو کر بات کر رہے
ہیں، دونوں حالتوں میں ایسا ہی کریں گے مگر یہ سوچ کر کریں کہ اس میں
ثواب ہے، مسلمان ہے۔ ملنے آیا ہے، ہنس کے ملنے سے
خوش ہو گا۔ اگر یہ خوش ہو گیا تو اس میں اللہ کی بھی خوشی ہے عزیز و عالی سے